رحم کر حال ہمارے پہ یہ بیکس ہے یتیم
روز محشر سے تو ڈر اور خدا کا کر بیم

جانتا ہے یہ ترے سامنے ہے سر کس کا — بوسہ لیتے تھے ہر اک آن محمد کس کا
گیسو دھوتے نہ کبھو بال جگرے کس کا — ظلم کی تیغ سے ٹکڑے کیا تین تن کس کا

قتل پر ایسون کے رہتا ہے تو اتنا سرگرم
لاج کچھ بھی ہے تجھے حق سے محمدؐ سے شرم

راوی کہتا ہے غرض جب یہ کہا زینب نے — ایسی تاثیر کی ان باتون کے کچھ مطلب نے
رو دیا نہ چرخ یہ خون دیدہ ہر کوکب نے — اس ستمگر سے شفاعت کی کھڑے ہو سب نے

تو کے ناچار وہ اس خون سے تو در گذرا
دغدغہ جینے کا عابد کے دلے اس کو رہا

سودا اب چشم محبان کو ہے یہ نظم جلا — پاویگا اسکا محمدؐ سے تو محشر مین صلا
تجکو جنت مین ہر اک بیت پہ گھر دینگے دلا — سننے سے جسکے یہ اشک آنکھون سے آتا ہے

سنکے اس مرثیے کو بزم مین جو رووے گا
آب چشم اسکا گناہون کو ترے دھووے گا

مرثیہ دیگر

کرے ہے خامۂ غم یون روایت اب تحریر — کہ سنکے خاک بسر ہون بچے جوان و پیر
شہید کر چکی جب سب کو ظلم کی شمشیر — رہا نہ اصغر و عابد سوا صغیر و کبیر

یہ حال دیکھ شہ دین نے آہ بھر کر تب — کیا خطاب ز اہل حرم سوئے زینب
کوئی نہین ہے کہ بیمار عابدین کی اب — کرے وہ حلق مین پانی چوانے کی تدبیر

نہین رہا کوئی باقی کہ وہ کرے یاری — سبھون کو مار قضا لائی ہے مری باری
سلاح دو کہ اب اپنی کرون مین تیاری — مجھے نظر نہین آتا بغیر اس کے گزیر

مین جا کے رہین شہادت کا اب پیون ہون جام — سکینہ پہ مری شفقت تم اپنی رکھیو مدام
تمہین مین سونپ چلا ہون یتیم اپنے تمام — نہ ہوئے یون کہ مجھے بعد یہ رہین دلگیر

کیا جواب یہ زینب نے رو کے اے بھائی — ہمین بھی آج کے دن ہائے کیون نہ موت آئی

www.emarsiya.com

...یرے بعد ہم کھینچتے یہ رسوائی کو
...ب اس گھڑی یہ کہا رو کے شاہ نے جون ابر
...ادر، چارہ نہ تم ڈھونڈھیو بغیر از صبر
...کے پھر، کہا عمامۂ رسول بسر
سپر حمزہ کی پشت اپنی سے لگا کے سپر
...شور آہ و فغان خیمے سے اٹھا ناگاہ
...ومت گرد اتنی فغان و وا ویلاہ
...کہ دودھ بن اب جان بلب ہے اصغر کا
...گے کیا کہون احوال اُس کی مادر کا
...گے ماں سے تب اُس شیرخوار کو شہ دین
...گے ادھر کو بچشم تر و دل غمگین تو
...پکارے کہ اے قوم ملک خدا سے ڈرو
...نہ پی لحد کو آتش سے اسقدر نہ بھرو
...بھلا جو نزد تمہارے گناہگار ہین ادر تو
...روا نہین کسی مذہب مین اسپہ کرنا جور
...ن اس سخن کے لعین شاہ سے دیا یہ جواب
...ایک قطرے تجکو کبھو کرین سیراب
...پھرے کیا کہون یارو عداوت عدوان
...جو ہر کو تڑپتے لیے طفل کو شہ دوجہان
...وہ تیر آہ قضا یا حلق آن معصوم تو
تب اسکو کھینچ کے شہ نے ز بازو و حلقوم
...ہولے کہ اے مادر کو اسکی فرمایا
...تو شکر کر کہ خدا کو بہت یہ خوش آیا
...سنکے مادر اصغر تو ہو رہی خاموش
کوئی تو خاک بسر تھا کوئی پڑا بیہوش

خدا ہی جانے کہ کس کس کے ہاتھ ہونگے اسیر
کہ تیرے بعد ہو کیسا ہی تم پہ جور و جبر
تمہارے حق مین یہ ہو نہین چاہیئے شتاب تدبیر
زرہ پہن کے حمائل کی ذوالفقار اپنی پر
چلے جو حرب کا کر قصد حضرت شبیر
وہ شور سنکے لگے کہنے یون حرم سے شاہ
سبب یہ کیا ہے کہ روتے ہین ملکے جمع کثیر
ہوا ہے خشک گلو طفل ناز پرور کا
کہ قطرہ بھر نہین پستان مین تشنگی سے شیر
لے اپنی گود مین آئے درون خانۂ زین
کھڑے تھے دشت مین جیدھر کو وہ گروہ شریر
ہلاک آل نبی کو نہ تشنگی سے کرو
برائے تشنہ لبان آب دو قلیل و کثیر
تو خوب تشنگی اس طفل پر کرو تم غور
مرے ہے پیاس کا مارا عبث یہ بے تقصیر
ہمارے قبضہ مین ہووے اگر جہان کا آب
کرے نہ جب تلک بیعت حضور جم غفیر
کہ ایک انہین سے نامرد نے پکڑ کے کمان
ملا کے فاق سے سوفار ادھر کو پھینکا تیر
یون آ لگا کہ چھدا بازوے شہ مظلوم
گئے بسوے حرم لے کے نعش طفل صغیر
مین اسکی پیاس تو کوثر سے جا بجھا آیا
رہی رضا پہ رضامند زوجۂ شبیر
پڑا اقربا سے گیا تا فلک فغان و خروش
بچشم اہل حرم روز ہو گیا شب تیر

www.emarsiya.com

کہا سکینہ نے اُس لاش کو لگا کے گلے
نہ ماں کی گود میں شش ماہ سے زیادہ پلے
بہت شتاب تم اے بھائی ہمکو چھوڑ چلے
تمھیں نہ دیکھ سکا ہائے یہ فلک بے پیر

بیاں یہ کرتی تھی رو رو سکینہ با دلِ زار
جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ فگار
سنے تھا جو کوئی اُسکی بھی چشم تھی خونبار
کرے تھی دمبدم اُسکی زبان کی تقریر

زیادہ اس سے نہ کر اب تو سودا طول کلام
جزا ہر دو جہان اس کی تجکو دینگے امام
درود بھیج شہیدوں پہ کر سخن کو تمام
سخن تو ترا رولاتا ہے شکل ابر مطیر

مرثیۂ دیگر

کہتا ہے غم ہمیں نہ کسی دم سے پوچھیے
گر پوچھنا ہے تو کسی محرم سے پوچھیے
یہ بات وہ نہیں جسے عالم سے پوچھیے
گذری جو فاطمہؓ پہ اسے ہم سے پوچھیے

نوعِ بشر میں ہے بشریت کا یوں اصول
پر لے گئے جہان سے تشریف جب رسول
جو دل ہے سو عزیز کے جانے سے ہو ملول
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

آدم کے جب فراق نے حوا کو رو دیا
پر جب علیؓ سے فاطمہؓ ہونے لگی جدا
اُسکے بھی دلکو گرچہ نہایت الم ہوا
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

روح الامین نے جب بدر سید الانام
گریاں سب اہل بیت تھے پر تھا یہ کلام
آ کر دیا شہادت حسنین کا پیام
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

دنیا سے کھا کے زہر چلے جس گھڑی حسن
مُنھ سے جگر کے ٹکڑے جب آئے سوئے لگن
حور و ملک نے چاک کیے اپنے پیرہن
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

ماں پیٹتی ہے بیٹے کے مرنے پہ کر کے بین
پر کاٹ کر سناں پہ رکھا جب سرِ حسین
یہ بھی عجیب نہیں ہے لو رو دیں اُسکی بین
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

گر ذبح اس غریب کو جس دم وہ روسیاہ
دنیا تو جن و انس پہ تاریک تھی پر آہ
غارت کیو واسطے جو چلے سوئے خیمہ گاہ
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

غارت پہ خیمے بیچ کیا دست جب دراز
ہر چند اس مقام میں جو کیجیے ہے باد
نزدیک تھا کہ عرش تلک غم سے ہو گداز
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

اہل حرم پہ واسطے دہشت کی گر نہیب
ڈھونڈھتیں تھیں وہ کسو کا گریباں کسو کی جیب

www.emarsiya.com